احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 21 نومبر 2001ء

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 21 نومبر 2001ء 5 رمضان 1422 ہجری - 21 نبوت 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 266

صبر کا مہینہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

صبر کے مہینے (رمضان) کے روزے اور ہر ماہ کے تین روزے سینے کی گرمی اور کدورت دور کرتے ہیں۔

(کنز العمال جلد 8 ص 464)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اگر خدا چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں تو مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جاوے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کی کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق حال ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا آدمی جو خدا کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جیسے اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان وسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہے تکلفات کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان خدا چاہے تو اس کے رو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل ہی نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاق سے رکھتا ہے خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شے ہے۔ حیلہ جو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ (بزرگوں) کا مجھے ملا (کشف میں) اور انہوں نے کہا تو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے۔ اس سے باہر نکل۔ اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 563)

محترم چوہدری ناصر محمد سیال صاحب وفات پاگئے

احباب جماعت کو نہایت افسوس اور دکھ سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود کے داماد محترم چوہدری ناصر محمد سیال صاحب 19 نومبر 2001ء بروز سوموار صبح سات بجے بعمر 70 سال واشنگٹن میں وفات پا گئے۔ آپ کی شادی سیدنا حضرت مصلح موعود کی سب سے چھوٹی بیٹی محترمہ صاحبزادی امتہ الجمیل صاحبہ کے ساتھ ہوئی تھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے اور تین بیٹیوں سے نوازا۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

بیٹا مکرم ظاہر محمد مصطفیٰ صاحب واشنگٹن میں مقیم ہیں۔

محترمہ یاسمین احمد صاحبہ اہلیہ مکرم ملک مامون احمد صاحب

محترمہ سعدیہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد رفیق صاحب

محترمہ صوفیہ احمد صاحبہ اہلیہ محترم مرزا عبدالصمد احمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز

محترم چوہدری ناصر محمد سیال صاحب حضرت مسیح موعود کے بزرگ رفیق حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کے فرزند اور واقف زندگی تھے۔ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں سالہا سال تک خدمت کی توفیق پائی۔

آپ کا جسد خاکی واشنگٹن سے ربوہ لانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ تاریخ اور جنازہ کے وقت کے بارے میں احباب کو مطلع کر دیا جائے گا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ محترم چوہدری صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ربوہ میں بجلی بند رہے گی

مورخہ 21-22-23-24-26 نومبر کو صبح 9 بجے سے 2 بجے تک ربوہ کے درج ذیل محلہ جات میں بجلی بند رہے گی۔ دارالنصر، رحمان کالونی، دارالبرکات، دارالعلوم اور بیوت الحمد۔

(ایس ڈی او - واپڈا ربوہ)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

5

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

نصرت الٰہی

خدا تعالیٰ اپنی راہ میں نکلنے والوں کی نصرت فرماتا ہے۔ ان کے لئے معجزات ونشانات ظاہر کرتا ہے۔ ایسا ہی نشان خدا تعالیٰ نے حضرت ابی امامہؓ کے لئے بھی دکھایا۔ جس کے نتیجہ میں سارا قبیلہ اسلام لایا۔ یہ دلکش واقعہ انہی کی زبانی یوں ہے۔

حضرت ابی امامہؓ فرماتے ہیں مجھے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ہی قوم کی طرف دعوت الی اللہ کے لئے بھیجا۔ میں جب ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے مجھے دیکھتے ہی مرحبا مرحبا کی آوازیں بلند کیں اور کہنے لگے ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تم بھی اس آدمی (یعنی نبی کریم) کے پیرو ہو چکے ہو۔ میں نے کہا ہاں میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا ہوں اور آپؐ نے ہی مجھے تم لوگوں کے پاس دعوت حق کے لئے بھیجا ہے۔ ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ وہ بڑی لگن کھانے کی لے آئے اور کھانے لگے اور مجھے بھی کھانے کی دعوت دی۔ میں نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے کہ میں تمہارے پاس ایک ایسی پاک ذات کا پیغام پہچانے آیا ہوں جس نے تم پر ہر ایسے جانور کو حرام کر دیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے۔ انہوں نے کہا ذرا بتاؤ تو سہی وہ کیا کہتے ہیں اس پر میں نے سورہ مائدہ کی آیت ان کے سامنے تلاوت کی۔

فرماتے ہیں۔ میں برابر ان کو دعوت وتبلیغ کرتا رہا۔ مگر وہ کسی طور بھی اسلام قبول کرنے پر تیار نہ ہوئے۔ میں نے ان سے پینے کے لئے پانی مانگا۔ انہوں نے کہا ہم ہرگز تمہیں پانی نہیں پلائیں گے۔ بلکہ پیاسا رکھیں گے۔ یہاں تک کہ تم پیاس کی شدت سے مر جاؤ۔ میں اپنی پگڑی سر کے نیچے رکھ کر دھوپ میں ہی لیٹ گیا۔ اس لئے کہ انہوں نے سایہ میں لیٹنے کو بھی جگہ نہ دی۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی شیشے کے بہت ہی خوبصورت گلاس (کہ اس سے زیادہ خوبصورت گلاس کسی نے دیکھا نہیں) اور اس میں پینے کی ایسی خوبصورت چیز تھی کہ شاید ہی دنیا میں اس سے زیادہ مزیدار اور لذیذ کوئی شربت ہو۔ مجھے پینے کو دیا۔ جونہی میں نے اسے پیا۔ پیتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔ خدا کی قسم مجھے کسی قسم کی کوئی پیاس نہ تھی۔ اور نہ اس کے بعد کبھی پیاس کا احساس ہوا۔ میں اب نہیں جانتا کہ پیاس کیسی ہوتی ہے۔

میری قوم کے ایک آدمی نے اسی اثناء میں لوگوں سے کہا کہ تمہاری برادری کا ایک فرد تمہارے پاس آیا۔ تم لوگوں نے اس کے ساتھ بہت برا سلوک کیا اور اس کی کوئی خاطر تواضع نہ کی۔ اس کے غیرت دلانے پر وہ لوگ میرے پاس دودھ لائے۔ میں نے کہا اب مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں رہی۔ اور اپنا پیٹ انہیں دکھایا (کہ دیکھو یہ سیراب اور پر ہے) خدا کی یہ نصرت اور امداد غیبی دیکھ کر وہ سب مسلمان ہو گئے۔

(المستدرک للحاکم جز3 ص641)

روسی سیاح کو دعوت الی اللہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:۔

28۔ نومبر 1907 کو ایک روسی سیاح ڈکسن نام قادیان پہنچے۔ صبح کا وقت تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے شفاخانہ میں وہ فرش پر بیٹھ گئے۔ حضرت مسیح موعود بھی ان کی ملاقات کے واسطے وہیں تشریف لائے۔ ڈکسن صاحب اردو نہیں جانتے تھے۔ مولوی محمد علی صاحب ترجمان ہوئے، اور دو دن حضرت صاحب انہیں دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ صرف ایک شب وہ ٹھہرے۔ گول کمرے میں انہیں ٹھہرایا گیا۔ دوسری صبح ان کو دعوت الی اللہ کرتے ہوئے حضرت صاحب نہر کے پل تک چلتے ہوئے ان کے ساتھ چلے گئے۔ جماعت کے بہت سے خدام ساتھ تھے۔ نہر پر پہنچ کر انہیں یکہ میں سوار کرایا گیا۔ اور حضرت صاحب مع جماعت واپس آئے۔ ڈکسن صاحب نے حضرت مسیح موعود کا فوٹو بھی لیا تھا۔ (ذکر حبیب 154)

حق کی پیاسی روح کی دعا

محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن بیان فرماتے ہیں:

ایک ایمان افروز واقعہ صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر پیش آیا۔ ملائیشیا سے ایک غیر از جماعت خاتون اس جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائیں۔ احمدیت کا لمبے عرصے سے مطالعہ کر رہی تھیں اور بہت حد تک مطمئن تھیں۔ لیکن بیعت کرنے کیلئے پورا انشراح نہیں ہو رہا تھا۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے روز رات کے وقت انہیں بیت الدعا میں دعا کرنے کا موقعہ ملا۔ اس موقعہ پر انہوں نے اپنی ہدایت کیلئے کچھ اس رنگ میں دعا کی کہ خدایا! اگر واقعی احمدیت سچی ہے تو مجھے اس کا یہ نشان عطا فرما کہ کل سارا دن بارش ہوتی رہے۔

نہ معلوم اس پاک دل خاتون نے کس درد سے یہ دعا کی کہ دربار الٰہی میں فوراً مقبول ہو گئی اور جلسہ سالانہ کے تیسرے دن صبح سے شام تک قادیان میں بارش ہوتی رہی، جس کی وجہ سے منتظمین کو کافی دقت بھی ہوئی اور جلسہ کا انتظام بیت اقصیٰ اور بیت مبارک میں کرنا پڑا۔ شام کو اس خاتون نے بیعت کر لی اور ساتھ ہی کہنے لگیں کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میری اس دعا کی قبولیت سے لوگوں کو اس قدر دقت ہو گی تو میں خدا سے کسی اور نشان کی درخواست کر لیتی۔

(تبلیغی میدان میں تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات ص32)

روزہ سے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

رمضان اس بات کی علامت قرار دیا گیا ہے کہ ہم اپنی ہر ایک چیز خدا تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ رمضان میں ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہر چیز خدا ہی کی ہے کیونکہ رمضان میں اقرار کرتے ہیں کہ ہماری زندگی اور ہماری موت خدا ہی کے لئے ہے۔ ہم کھانے پینے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ یہ فردی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ اور بغیر نسل چلنے کے قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ قومی زندگی ہے۔ مگر ہم ان دونوں کو رمضان میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ جب ہم کھانا پینا چھوڑتے ہیں۔ تو اس سے ہماری یہ مراد ہوتی ہے کہ اپنی زندگی خدا تعالیٰ کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور جب مرد عورت سے تعلقات چھوڑتا یا عورت مرد سے چھوڑتی ہے تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ ہم قومی زندگی بھی خدا کے لئے قربان کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم اپنے وجود کو مٹا دیتے ہیں۔ اور اقرار کرتے ہیں کہ ہماری فردی زندگی خدا ہی کے لئے ہے اس طرح ہم یہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہماری قومی زندگی بھی خدا کے لئے ہے۔ اگر ہمیں خدا کے لئے اپنے آپ کو قربان کرنا پڑے گا تو قربان کر دیں گے۔ اگر ہمیں خدا کے لئے قوم کو قربان کرنا پڑے گا تو اس کو بھی قربان کر دیں گے۔ جب انسان یہ حالت اختیار کر لیتا ہے۔ تب خدا ملتا ہے۔ اور یہی مطلب ہے اس ارشاد کا کہ روزہ کی جزا خود خدا ہے۔ اس کا یہ مفہوم نہیں کہ روزہ رکھ کر انسان خدا کا مالک بن جاتا ہے۔ مالک مالک ہی ہے اور بندہ بندہ ہی بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ روزہ رکھنے کے بدلے میں خدا مل جاتا ہے۔ خدا کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ خدا کی معرفت میسر آ جاتی ہے۔ پس جب انسان نسلی اور ذاتی زندگی کو خدا تعالیٰ کے لئے قربان کر دیتا ہے۔ تب خدا ملتا ہے۔ اور جب تک انسان اپنے وجود کو قائم رکھتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ قوم بھی کچھ ہے۔ وہ اندھیرے میں چکر لگاتا رہتا ہے۔ اور کچھ نہیں پا سکتا۔

(خطبات محمود جلد 10۔ ص 117)

محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب

مذاہب عالم میں بنیادی عقائد اور ضروری اعمال کی تعیین

الہ آباد شہر کے اخبار ''لیڈر'' میں ایک مرتبہ ایک بحث چل پڑی کہ ایک شخص کے ہندو ہونے کے لئے کن عقائد کا ماننا ضروری ہے اور کون سے کام ایک ہندو کے لئے واجب العمل ہیں۔ اور کون سے وہ عقائد اور اعمال ہیں جو ایک شخص کو ہندومت سے خارج کرتے ہیں۔

بڑے بڑے فاضل ہندوؤں نے اس بحث میں حصہ لیتے ہوئے خطوط لکھے جو Essentials of Hinduism کے نام سے شائع ہو چکے ہیں اس ساری بحث کا خلاصہ یہ نکلا کہ کوئی بھی ایسا عقیدہ یا عمل نہیں جو ہندومت کے لئے بنیاد بن سکے۔

مارٹن لوتھر انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ کے یورپین ڈائریکٹر ایک دفعہ ربوہ زیارت کے لئے آئے گفتگو کے دوران ان سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں حضرت مسیح ناصری کے ہر حکم کو جو نئے عہد نامہ میں ہے مانتا ہوں اور ہر ارشاد پر عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتا ہوں تو کیا وہ نجات پا جائیگا بولے نہیں اگر وہ تثلیث کے عقیدہ کو نہیں مانتا اور اس کے مطابق عمل نہیں کرتا حالانکہ سارے نئے عہد نامہ میں نہ تثلیث کا لفظ پایا جاتا ہے نہ اس کی کوئی تشریح ملتی ہے۔

لندن کی بدھ سوسائٹی کے بانی اور صدر سر کرسمس ہمفری اپنی کتاب بدھ ازم میں تسلیم کرتے ہیں کہ بدھ مت کے مختلف الرائے مکاتب جو عقائد پیش کرتے ہیں ان میں سے کسی کے متعلق نہیں کہہ سکتے کہ یہ عقائد بدھ نے پیش کئے اور ان کی تعلیم دی کیونکہ بدھ نے خود کچھ نہیں لکھا اور بدھ مت کی جو تحریرات لکھی گئیں وہ سب بدھ مت کے فرقوں میں بٹ جانے کے بعد لکھی گئیں۔

قرآن مجید نے بنیادی عقائد کو کھول کھول کر اور بار بار بیان کیا ہے کہ کہنے والوں نے کہہ دیا درست آپ نے خوب بیان کر دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی الایمان اور بنی الاسلام فرما کر ایمان اور عمل کے بنیادی ارکان خوب وضاحت سے ارشاد فرما دیئے ہیں اور وفات سے 80 دن قبل عرفات کے عظیم الشان میدان میں ملک کے طول وعرض سے آئے ہوئے انسانوں کے بھرپور مجمع میں بار بار آواز بلند دریافت فرمایا: الاھل بلغت کہ سنو کیا میں نے اپنا پیغام خوب کھول کر پہنچا دیا ہے اور ہزاروں ہزار کے مجمع نے بیک زبان گواہی دی کہ ہاں آپؐ نے اپنا پیغام پہنچا دیا ہے۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تبرکات

الفضل 9 مارچ 1959ء

رمضان کی جامع برکات اور ہماری ذمہ داریاں

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

رمضان کا مہینہ ایک بڑا ہی مبارک مہینہ ہے۔ اس کی برکتیں ان عظیم الشان عبادتوں تک ہی محدود نہیں۔ جو اس مہینہ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ بلکہ اس مہینہ کی پہلی برکت یہ ہے۔ جس کی وجہ سے اسے ان عبادتوں کے لئے چنا گیا ہے کہ اس میں قرآن پاک یعنی خدا کی آخری اور عالمگیر شریعت کے نزول کا آغاز ہوا تھا۔ سو رمضان کا مہینہ (دین) کے جنم کا یادگاری مہینہ ہے۔ جس کے ساتھ وہ عالم وجود میں آیا۔ اور دنیا اس روحانی سورج کے نور سے منور ہوگئی۔ اور ہم ہر سال گویا اس کا یوم یعنی سالگرہ مناتے ہیں۔ اور وہ عید کی طرح ہر سال بار بار آ کر ہمارے دلوں میں قرآنی نزول اور قرآنی برکات کی یاد تازہ کرتا ہے۔

رمضان کا مہینہ جامع العبادات ہے

رمضان کی برکات کا نمایاں اور مخصوص پہلو یہ ہے کہ وہ جامع العبادات ہے۔ جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے۔ دین کی کثیر التعداد عبادتوں میں سے چار عبادتیں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں یعنی (1) نماز (2) روزہ (3) زکوٰۃ اور (4) حج۔ اور یہ چاروں بنیادی عبادتیں رمضان میں بہترین صورت میں جمع کر دی گئی ہیں۔ نماز کی عبادت رمضان میں اس طرح شامل کی گئی ہے۔ کہ پنجگانہ فریضہ نمازوں کے علاوہ رمضان کے مہینہ میں تہجد اور تراویح اور دیگر نفلی نمازوں (مثلاً ضحیٰ وغیرہ) کی خاص تاکید کی گئی ہے۔ اور نماز وہ مقدس ترین عبادت ہے۔ جسے معراج المومن (یعنی مومنوں کے لئے اوپر چڑھنے کی سیڑھی) کہا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ انسان خدا کی طرف اٹھتا اور اس کا قرب حاصل کرتا ہے۔ اور صوم یعنی روزہ تو رمضان کی مخصوص عبادت ہے ہی۔ جس کے متعلق حدیث قدسی میں آتا ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ جہاں دوسری عبادتوں کے اور اور اجر مقرر ہیں وہاں روزے دار کے روزہ کا اجر میں خود ہوں۔ دراصل روزہ میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی بصورت احسن شامل کر دی گئی ہے۔ حقوق اللہ اس طرح کی روزہ میں انسان خدا کے لئے اپنے نفس اور نفس کی خواہشات کی قربانی پیش کرتا ہے۔ اور حقوق العباد اس طرح کہ روزے کے ذریعہ روزے داروں میں اپنے غریب بھائیوں کی تنگ دستی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور انسان ان کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

پھر رمضان میں زکوٰۃ کی عبادت بھی شامل ہے۔ کیونکہ اول تو رمضان کے آخر میں فدیہ کی ادائیگی مقرر کی گئی ہے۔ جس کا دوسرا نام زکوٰۃ الفطر ہے۔ جو عید کی آمد پر غریب بھائیوں کی امداد کے لئے تجویز کی گئی ہے اور پھر یہ بھی ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ رمضان کے مہینہ میں اپنے غریب بھائیوں کی امداد نہایت فیاضی کے ساتھ اور بہت کھلے دل سے کرنی چاہئے۔ اور خود آپ کا اپنا نمونہ یہ تھا۔ کہ رمضان میں آپ کا ہاتھ غریبوں اور مسکینوں کی مدد میں اس طرح چلتا تھا کہ گویا ایک تیز آندھی ہے جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی۔ بالآخر رمضان میں ایک طرح سے حج کی عبادات کا عنصر بھی شامل ہے۔ کیونکہ جس طرح ایک حاجی حج میں گویا دنیا سے کٹ کر احرام کا لباس پہن لیتا ہے۔ اور شب و روز عبادات الٰہی میں مصروف رہتا اور جائز نفسانی لذات سے بھی کنارہ کشی اختیار کرتا ہے۔

اسی طرح رمضان کے مہینہ میں روزہ دار دن کے اوقات میں کھانے پینے اور بیوی کے پاس جانے سے اجتناب کرتا ہے۔ اور اعتکاف کے ایام میں تو یہ اجتناب گویا کلی انقطاع کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ گویا ان ایام میں روزے دار دن رات (بیت الذکر) میں بیٹھ کر عبادات الٰہی کے لئے کلیۃً وقف ہو جاتا ہے۔

روزہ دار کی جزا خود خدا ہے

الغرض رمضان کا مہینہ جامع العبادات ہے جس میں (دین) کی چاروں بنیادی عبادتوں کو بہترین صورت میں ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔ اور اس میں نماز بھی ہے اور روزہ بھی ہے اور زکوٰۃ بھی ہے۔ اور حج کی چاشنی بھی شامل ہے بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو رمضان میں جہاد کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔ کیونکہ روزہ نفس کی تربیت کا بھی نہایت موثر ذریعہ ہے۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض حالات میں نفس کے جہاد کو تلوار کے جہاد سے بھی افضل قرار دیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک موقعہ پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے فارغ ہو کر مدینہ کی طرف واپس تشریف لا رہے تھے۔ آپ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ

رجعنا من الجھاد الاصغر الی الجھاد الاکبر

یعنی اب ہم چھوٹے جہاد سے فارغ ہو کر بڑے جہاد کی طرف لوٹ رہے ہیں۔

اس طرح آپؐ نے نفس کے جہاد کو تلوار کے جہاد سے بھی افضل قرار دیا اور ایک دوسرے موقعہ پر آپؐ نے فرمایا

''بہادر وہ نہیں جو لڑائی میں اپنے حریف کو پچھاڑ دیتا ہے بلکہ بہادر وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کو دبا کر ان پر غلبہ پاتا ہے''۔

''خلاصہ کلام یہ کہ رمضان کی برکات اتنی وسیع ہیں کہ ان میں (دین) کی چار بنیادی عبادتوں کے علاوہ جہاد کے ثواب کا رستہ بھی کھولا گیا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چونکہ روزے میں سب کچھ شامل ہے اس لئے اس کی جزا میں خود ہوں اور عقلاً بھی یہی درست ہے کیونکہ روزہ دار کو نماز کا ثواب بھی ملتا ہے۔ روزہ کا ثواب بھی ملتا ہے۔ زکوٰۃ کا ثواب بھی ملتا ہے۔ حج کا ذوق بھی حاصل ہوتا ہے۔ اور جہاد کا موقعہ بھی میسر آتا ہے۔

اجر پانے کے لئے صحت نیت ضروری ہے

مگر یاد رکھنا چاہئے کہ (دین) میں عبادتیں کوئی منتر جنتر نہیں ہیں کہ ادھر پھونک مار کر ایک کام کیا اور ادھر نتیجہ نکل آیا۔ بلکہ (دین) صحت نیت چاہتا ہے۔ ہمت چاہتا ہے۔ صبر و استقلال چاہتا ہے۔ اور لمبے عرصہ کا مجاہدہ چاہتا ہے۔ قرآن فرماتا ہے۔ (-)

کیا لوگ یہ چاہتے ہیں کہ صرف ایمان کے زبانی دعوے پر خدا ان کو چھوڑ دے۔ اور ان کے سارے کام یونہی پورے ہو جائیں۔ اور وہ امتحانوں اور ابتلاؤں کی بھٹی میں نہ ڈالے جائیں ہوشیار ہو کر سن لو کہ یہ بات خدائے علیم و حکیم کی سنت کے خلاف ہے۔

پس رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ انسان پاک نیت اور سچے ایمان اور صبر و استقلال کے ساتھ ان احکام کو بجالائے جو خدا تعالیٰ نے رمضان کے ساتھ وابستہ کئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان میں کذب اور قول زور کو نہیں چھوڑتا اور روزے کی حقیقت سے بے خبر رہ کر محض نمائش اور ظاہر داری کا رنگ اختیار کرتا ہے۔ وہ مفت میں بھوکا رہتا ہے۔ جس کی خدا کے حضور کچھ بھی قدر و قیمت نہیں ایک عرب شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

کہ جس شخص کو موتیوں کی تلاش ہو اسے سمندروں میں غوطے لگانے پڑتے ہیں۔ اور جو شخص بلندیوں کا طالب ہو اسے راتوں کو جاگنے کے بغیر چارہ نہیں۔

رمضان سے تعلق رکھنے والے احکام

اب میں ان احکام کی کسی قدر تشریح کرتا ہوں۔ جو رمضان کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ سب سے اول نمبر پر خود صوم یعنی روزہ ہے۔ جو رمضان کی اصل اور مخصوص عبادت ہے روزہ کی ظاہری صورت یہ ہے کہ سحری کے وقت یعنی صبح صادق سے پہلے اپنی عادت اور اشتہاء کے مطابق کچھ کھانا کھایا جائے۔ کھانے کے بغیر روزہ رکھنا چنداں پسندیدہ نہیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی مجبوری کی صورت ہو اور سحری کھانے کے متعلق مسنون طریق یہ ہے کہ صبح صادق سے قبل جتنی دیر سے کھائی جائے اتنا ہی بہتر ہے۔ تا کہ سحری اور (نماز) کے درمیان کم سے کم وقفہ ہو۔ اور خدائی حد بندی کے ساتھ انسان کی ذاتی خواہش مخلوط نہ ہونے پائے۔ اس کے بعد غروب آفتاب تک کھانے پینے اور بیوی کے ساتھ مخصوص جنسی تعلقات قائم کرنے منع ہیں۔ اس طرح گویا خدا کے رستہ میں اپنے نفس اور اپنی نسل کی قربانی پیش کی جاتی ہے۔ غروب آفتاب کے وقت افطاری کرنے میں بھی وہی اصول چلتا ہے جو سحری کھانے کے متعلق اوپر بیان کیا گیا ہے۔ یعنی غروب آفتاب کے ساتھ بلا توقف افطاری کر لی جائے۔ دوسرے الفاظ میں سحری کھانے میں دیر کرنا اور افطاری کرنے میں جلدی کرنا مسنون ہے۔ روزہ کے دوران خاص طور پر اپنے خیالات کو پاک وصاف رکھنا اور بے ہودہ اور لغو باتوں اور فحشاء وغیرہ سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ روزہ ہر عاقل و بالغ مرد و عورت پر فرض ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص سفر میں ہو یا بیمار ہو تو اسے سفر اور بیماری کے ایام میں روزہ ترک کر کے دوسرے ایام میں گنتی پوری کرنی چاہئے۔ یہی حکم ان عورتوں کے لئے ہے جو رمضان کے مہینے میں ماہواری ایام کی وجہ سے چند دن کے لئے معذور ہو جائیں۔ وہ لوگ جو بڑھاپے یا دائم المرض ہونے کی وجہ سے معذور ہو چکے ہوں۔ ان کے لئے قرآن یہ حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے کھانے کی حیثیت کے مطابق فدیہ ادا کر دیں۔ فدیہ کی رقم مساکین کی امداد کے لئے مرکز میں بھی بھجوائی جا سکتی ہے اور اپنے پڑوس کے غرباء میں خود بھی تقسیم کی جا سکتی ہے۔ اور فدیہ نقد رقم کی بجائے کھانے کی صورت میں بھی دیا جا سکتا ہے۔ بعض صوفیاء نے سفر اور عارضی بیماری میں بھی فدیہ کی ادائیگی کو پسند کیا ہے۔ اور دوسرے وقت میں گنتی پوری کرنا مزید برآں ہے۔

رمضان میں نفلی نمازیں

رمضان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نفلی نمازوں پر بہت زور دیا ہے۔ نفلی نمازوں میں سب سے افضل اور سب سے ارفع تہجد کی نماز ہے۔ جو رات کے نصف آخر میں صبح صادق سے پہلے ادا کی جاتی ہے۔ اس نماز کی برکت اور شان اس بات سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید تہجد کی نماز کے متعلق فرماتا ہے کہ اس کے ذریعہ انسان اپنے مقام محمود کو پہنچ جاتا ہے مقام محمود ہر شخص کا جدا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے ترقی کا وہ انتہائی نقطہ مراد ہے۔ جو کوئی شخص اپنے حالات اور اپنی فطری استعدادوں کے مطابق حاصل کر سکتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام محمود جس کا آپ کو وعدہ دیا گیا ہے وہ سب اولین اور آخرین سے افضل اور ارفع ترین ہے۔ بہر حال تہجد کی نماز انسان کی روحانی ترقی کے لئے بہترین سیڑھی ہے۔ کاش ہمارے نوجوان دوست اس کی قدر و قیمت کو پہچانیں۔ رمضان میں عشاء کے بعد کی نماز تراویح بھی دراصل تہجد ہی کی ایک نرم اور رعایتی صورت ہے۔ اس کی شرکت گو آخر شب کی تہجد کا درجہ تو نہیں رکھتی مگر لوگوں میں نفلی نمازوں

کا ذوق پیدا کرنے کے لئے بہت غنیمت ہے۔ دوسری نفلی نماز ضحیٰ کی نماز ہے۔ جو صبح اور ظہر کی نمازوں کے درمیان وقفہ میں پڑھی جاتی ہے۔ تا کہ یہ لمبا وقفہ عبادت سے خالی نہ رہے۔ یہ بھی ایک بہت بابرکت نفلی عبادت ہے اور دوستوں کو رمضان میں ان دونوں نمازوں یعنی تہجد اور ضحیٰ کا التزام رکھنا چاہئے۔

رمضان میں قرآن کی تلاوت

رمضان کے مہینہ میں قرآن مجید کی تلاوت کی بھی خاص تاکید آئی ہے اور یہ تاکید ضروری تھی کیونکہ قطع نظر تلاوت کی دوسری برکات کے رمضان کا مہینہ قرآنی نزول کے آغاز کی یادگار ہے۔ اور اس یادگار کو قرآن کریم کی تلاوت سے کسی طرح جدا نہیں کیا جاسکتا۔ عام طور پر لوگ رمضان میں قرآن کا ایک دور ختم کرتے ہیں۔ لیکن میرے خیال میں یہ مسنون طریق دو دور ختم کرنا ہے۔ کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ ہر رمضان میں جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر قرآن کا ایک دور ختم کیا کرتے تھے۔ لیکن جب قرآن کا نزول مکمل ہوگیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری رمضان میں حضرت جبرائیلؑ نے آپ کے ساتھ مل کر دو دور پورے کئے۔ اور چونکہ ہمارے لئے بھی قرآن مکمل ہو چکا ہے۔ اس لئے اپنے آقا کی سنت ہمارے لئے بھی رمضان میں قرآن مجید کے دو دور پورے کرنے مناسب ہیں۔ اور زیادہ کے لئے تو کوئی حد نہیں۔ جتنا گڑ ڈالو گے اتنا ہی میٹھا ہوگا۔ قرآن کی تلاوت حتی الوسع ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ سمجھ کر کرنی چاہئے۔ اور رحمت کی آیتوں پر طلب رحمت کی دعا اور عذاب کی آیتوں پر توبہ و استغفار کرنا مسنون ہے۔

رمضان میں غیر معمولی صدقہ و خیرات

رمضان میں صدقہ و خیرات پر بھی (دین) نے بہت زور دیا ہے۔ صدقہ و خیرات میں دہری غرض مدنظر ہے۔ ایک تو یہ کہ غریب بھائیوں کی زیادہ سے زیادہ امداد کا راستہ کھلے تا کہ وہ بھی رمضان کے بڑھے ہوئے اخراجات کو خوشی اور دلجمعی کے ساتھ پورا کر سکیں۔ دوسرے یہ کہ یہ صدقہ و خیرات صدقہ کرنے والوں کے لئے ردبلا کا موجب ہو۔ حدیث میں آتا ہے کہ

ان الصدقہ تطفیٔ غضب الرب

''یعنی صدقہ و خیرات خدا کے غضب کو دور کرتا اور اس کی تلخ تقدیروں کو روکتا ہے۔''

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ مالی تنگی کے باوجود آپ کا ہاتھ رمضان کے مہینہ میں غریب مسلمانوں کی امداد میں اس طرح چلتا تھا کہ گویا وہ ایک تیز آندھی ہے۔ جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی۔ یہ مبارک اسوہ ہر سچے مسلمان کے لئے مشعل راہ ہونا چاہئے۔

صدقۃ الفطر کا فریضہ

اس طوعی صدقہ کے علاوہ (دین) میں عید الفطر کی آمد پر صدقۃ الفطر کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ جو عید سے پہلے ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس کی مقدار خوشحال لوگوں کے لئے ایک صاع گندم اور عام لوگوں کے لئے نصف صاع گندم مقرر ہے۔ جو آج کل کے ریٹ کے لحاظ سے ایک روپیہ اور نصف روپیہ فی کس بنتی ہے۔ صدقۃ الفطر ہر مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے امیر غریب پر فرض کیا گیا ہے۔ تا کہ اس مشترکہ فنڈ سے عید کے موقعہ پر غریب بھائیوں کی امداد کی جاسکے۔ حتیٰ کہ جن غریبوں نے صدقۃ الفطر سے خود امداد حاصل کرنی ہو ان کو بھی حکم ہے کہ اپنی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کریں تا کہ یہ فنڈ صحیح معنوں میں قومی فنڈ کی صورت اختیار کر لے۔ صدقۃ الفطر کو مقامی طور پر آس پاس کے غریبوں پر بھی خرچ کرنا چاہئے۔

اعتکاف کی مخصوص عبادت

گو (دین) میں رہبانیت یعنی ترک دنیا جائز نہیں کیونکہ وہ انسان کو اس کے فطری تقاضوں کے مطابق زندگی کی کش مکش میں مبتلا رکھ کر پاک کرنا چاہتا ہے لیکن رمضان کے آخری عشرہ میں ایک قسم کی جزوی اور مشروط اور محدود رہبانیت کی سفارش کی گئی ہے۔ اس مخصوص عبادت کا نام اعتکاف ہے۔ اور جو لوگ اس کے لئے فرصت پائیں۔ اور ان کے حالات اس کی اجازت دیں۔ ان کے لئے یہ ہدایت ہے کہ وہ بیس رمضان کی شام کو کسی ایسی (بیت الذکر) میں جس میں جمعہ ہوتا ہو۔ شب و روز کی عبادت کے لئے گوشہ نشین ہو جائیں۔ اور اپنے اس اعتکاف کو آخر رمضان تک پورا کریں۔ اعتکاف میں سوائے پاخانہ پیشاب کی حوائج ضروریہ کے دن رات کا سارا وقت (بیت) میں رہ کر نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر الٰہی اور دعا اور دینی درس و تدریس میں گزارا جاتا ہے۔ اس طرح اعتکاف میں بیٹھنے والا انسان گویا دنیا سے کٹ کر خدا کی یاد کے لئے کلیۃً وقف ہو جاتا ہے۔ یہ عبادت یادالٰہی کی مخصوص چاشنی پیدا کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ تا کہ اس کے بعد اعتکاف بیٹھنے والا انسان یہ محسوس کرے کہ اسے دنیا میں رہتے ہوئے اور دنیوی تعلقات کو نبھاتے ہوئے کس طرح ''دست با کار دل بایار'' کا نمونہ پیش کرنا چاہئے۔

لیلۃ القدر کی مبارک رات

قرآن اور حدیث سے ثابت ہے کہ رمضان کے مہینہ میں ایک خاص رات ایسی آتی ہے۔ جس میں خدا کی رحمت اس کے بندوں کے قریب تر ہو جاتی ہے۔ اس رات کا نام لیلۃ القدر یعنی عزت والی رات رکھا گیا ہے۔ جو روحانیت کے زبردست انتشار اور دعاؤں کی خاص قبولیت کی رات ہے۔ (دین) نے کمال حکمت سے اس رات کی تعیین نہیں کی۔ لیکن حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے روحانی مشاہدہ کے ماتحت اس قدر اشارہ فرمایا ہے کہ اسے رمضان کے آخری عشرہ یا آخری سات دنوں کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ لیلۃ القدر کے لئے رمضان کے آخری عشرہ کو اس لئے مخصوص کیا گیا ہے کہ رمضان کے ابتدائی بیس دنوں کے مسلسل روزوں اور نفلی نمازوں اور تلاوت قرآن اور دعاؤں اور صدقہ و خیرات وغیرہ کی وجہ سے مومنوں کے دلوں میں ایک خاص روحانی کیفیت اور خاص نورانی جذبہ پیدا ہو کر ان کے اندر قبولیت دعا کی غیر معمولی صلاحیت پیدا کر دیتا ہے۔ بایں ہمہ یہ خیال کرنا کہ لیلۃ القدر میں ہر شخص کی دعا لازماً قبول ہو جاتی ہے۔ (دینی) تعلیم کے صریح خلاف ہے۔ جو دعا خدا کی کسی صفت کے خلاف ہو یا خدا کی کسی سنت کے خلاف ہو یا خدا کے کسی وعدہ کے خلاف ہو یا دعا کرنے والے کے اپنے حقیقی مفاد کے خلاف ہو۔ جسے وہ اپنی جہالت کی وجہ سے مانگ رہا ہو۔ وہ ہرگز قبول نہیں ہوسکتی اور نہ ایسے شخص کی دعا قبول ہوسکتی ہے جس کا دل ناپاکیوں کا گھر ہو۔ اور وہ محض جنتر منتر کے طور پر کوئی دعائیہ کلمہ زبان پر لا رہا ہو۔ قرآن مجید رمضان میں دعاؤں کے تعلق میں فرماتا ہے۔ کہ (-)

ترجمہ ''یعنی اے رسولؐ جب میرے بندے (نہ کہ شیطان کے بندے) میرے متعلق تجھ سے پوچھیں تو تو ان سے کہہ دے کہ میں اپنے بندوں کے بالکل قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہوں جبکہ وہ مجھے پکاریں۔ مگر ضروری ہے کہ وہ بھی میری باتوں پر کان دھریں اور مجھ پر سچا ایمان لائیں تا کہ ان کی دعائیں پایہ قبولیت کو پہنچیں۔''

پس لاریب لیلۃ القدر کی مبارک رات دعاؤں کی خاص قبولیت کی رات ہے۔ جبکہ رحمت کے فرشتے زمین کی طرف جھک جھک کر مومنوں کی دعاؤں کو شوق و ذوق کے ساتھ اچکتے ہیں۔ لیکن بہرحال یہ رات بھی ان شرطوں سے بالکل باہر نہیں۔ جو دعاؤں کی قبولیت کے لئے خدائے حکیم و علیم کی طرف سے مقرر کی گئی ہیں۔ مگر چونکہ یہ رات گویا خدا کے دربار عام کی رات ہے۔ اس لئے اس میں شبہ نہیں کہ اس رات میں ان شرطوں کو خدا کی وسیع رحمت نے کافی نرم کر رکھا ہے۔

لیلۃ القدر کی ظاہری علامت کے متعلق کچھ کہنا غالباً غلط فہمی پیدا کرنے والا ہوگا۔ کیونکہ اس کی اصل علامت روحانیت کا انتشار ہے۔ جسے دعاؤں کا تجربہ رکھنے والے مومنوں کا دل اکثر صورتوں میں محسوس کر لیتا ہے۔ مگر کیا اچھا ہو کہ ہمارے دوست ان چند راتوں کے بیشتر حصہ کو خاص کوشش کے ساتھ دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزاریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس زریں ارشاد کی حکمت کو پورا کریں۔ کہ لیلۃ القدر رمضان کی آخری راتوں میں تلاش کرو۔ ہمارے دادا آخری ایام میں اکثر فرمایا کرتے تھے کہ:

یعنی عمر گزر گئی۔ اب صرف چند دن باقی ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ ان چند دنوں کو کسی کی یاد میں اس طرح خرچ کروں کہ شام کو بیٹھوں اور صبح کر دوں۔

رمضان میں اپنی کسی کمزوری کو دور کرنے کا عہد

بالآخر میں دوستوں کو بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اپنے بھائیوں اور بہنوں کو حضرت مسیح موعود کا وہ ارشاد یاد دلاتا ہوں۔ جس کی طرف میں پہلے بھی کئی دفعہ توجہ دلا چکا ہوں۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کا مہینہ نفس کی اصلاح کا خاص زمانہ ہے۔ کیونکہ اس زمانہ کا ماحول اصلاح نفس کے ساتھ مخصوص مناسبت رکھتا ہے۔ اس مہینہ میں خاص عبادتوں اور دعاؤں اور ذکر الٰہی کی وجہ سے گویا لوہا گرم ہوتا ہے اور صرف چوٹ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ رمضان کی دوسری ذمہ داریاں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ان ایام میں اپنی کسی خاص کمزوری کو سامنے رکھ کر خدا سے عہد کریں کہ وہ آئندہ اس کمزوری کے ارتکاب سے کلی طور پر اجتناب کریں گے۔ اس کمزوری کے اظہار کی ضرورت نہیں کیونکہ خدا ستار ہے اور ستاری کو پسند فرماتا ہے۔ پس کسی پر ظاہر کرنے کے بغیر اپنے دل میں خدا سے عرض کرو کہ اے میرے آسمانی آقا میں آئندہ اس کمزوری سے توبہ کرتا اور تیرے حضور عہد کرتا ہوں کہ اپنی انتہائی ہمت اور انتہائی کوشش کے ساتھ اس کمزوری سے ہمیشہ کنارہ کش رہوں گا۔ تو میرے قدموں کو استوار رکھ اور مجھے اس عہد پر قائم رہنے کی توفیق عطا کر......

کہ بے توفیق کام آوے نہ کچھ پند

خدا تعالیٰ مجھے اور اس مضمون کے پڑھنے والوں کو رمضان کی بہترین برکات سے متمتع فرمائے اور ہماری انفرادی اور جماعتی دعاؤں کو قبول کرے۔

مرزا بشیر احمد ربوہ 9/مارچ 1959ء

بقیہ صفحہ 5

دیتے رہے اور وقف جدید کی ہومیو پیتھک ڈسپنسری میں بھی ڈاکٹر صاحب کی عدم موجودگی میں خدمت سر انجام دیتے۔

اس اثناء میں آپ نے سندھ ہومیو پیتھک کے نام سے ایک ڈسپنسری بھی دارالنصر میں قائم کر لی اور مریضوں کا علاج شروع کر دیا جس سے ہر خاص و عام کو فائدہ پہنچاتے رہے۔

میرے گھر میں تو جب بھی کسی فرد کو کوئی تکلیف ہوتی آپ کو فون کرتا اکثر آپ خود گھر پر تشریف لاتے اور دوائی تجویز کرتے بعض دفعہ فوراً دوائی بھجوا دیتے۔

محترم مولوی صاحب اپنے حلقہ احباب میں بہت ہر دلعزیز تھے ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملنا ہر ایک کی ضرورت کا خیال رکھنا اور ہر ایک کی مدد کرنا آپ کا شیوہ تھا آپ کا ایک بیٹا ہے عمران احمد جو اس وقت روس میں میڈیکل کی تعلیم حاصل کر رہا ہے اور آخری سال میں ہے۔ اس کے تعلیمی اخراجات کے لئے ہمیشہ فکرمند رہتے اور باوجود مالی مشکلات کے اس کو مناسب رقم بھجواتے رہتے تا کہ اسے کوئی مشکل پیش نہ آئے اور مجھے ہمیشہ کہتے میری خواہش ہے کہ میرا بیٹا تعلیم مکمل کر کے خدمت سلسلہ کی توفیق پائے خدا کرے عمران احمد اپنے پیشہ اور تعلیم میں نمایاں کامیابی حاصل کرے اور اپنے والد صاحب کی طرح دین کا خادم ہو اور نیکی اور تقویٰ میں اپنے والد سے بڑھ کر ہو لڑکے کے علاوہ مولوی صاحب نے پسماندگان میں ایک بیوہ اور 5 بیٹیاں چھوڑی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور مولوی صاحب موصوف کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب

بھائی منیر کی یاد میں

مہمان نوازی

بھائی منیر احمد صاحب پاکستان چپ بورڈ فیکٹری کے باقاعدہ افتتاح کے بعد لاہور سے جہلم منتقل ہو گئے اور آپ کے آنے کے بعد فیکٹری میں آپ کی رہائش گاہ' لاہور - اسلام آباد - ربوہ - اسلام آباد کے درمیان سفر کرنے والوں کے لئے (Mid Way) پڑاؤ کی حیثیت اختیار کر گئی جس طرح پنڈی سے مری جانے والوں کے لئے چھرا پانی کا پڑاؤ ہے جہاں ہر آنے جانے والی کار ضرور ٹھہرتی ہے اس طرح بالخصوص عزیز اور قریبی رشتے دار اور بالعموم یار دوست آتے جاتے کھانے کے لئے یا شام کی چائے کے لئے ٹھہرتے - حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی مہمان نوازی کا شرف اکثر ان کو حاصل ہوتا رہتا جو لازماً جہلم سے گزرتے ہوئے قیام کرتے اور ویسے بھی خاص طور پر ملنے کے لئے تشریف لا کر ہفتہ دس دن قیام کرتے آپ کو اور آپ کی بیگم صاحبہ کو بھائی منیر کے گھرانے سے خاص لگاؤ اور انس تھا - میں نے کئی مرتبہ دیکھا کہ بھائی کے کالج کے زمانے کے پرانے دوست بغیر اطلاع کے کھانے یا ناشتے پر پہنچ جاتے اور ان میں سے جو زیادہ قریبی دوست ہوتا وہ از راہ مزاح کہتا منیر دیکھ میں تیرے واسطے کتنے پرانے دوست لے کر آیا ہوں ان میں سے کوئی ایک کہتا کہ میاں صاحب میں اس کو کہتا بھی رہا کہ بغیر اطلاع دیئے کسی کے گھر عین کھانے کے وقت جانا مناسب نہیں لگتا تو اس نے کہا تسیں ایویں فکر نہ کرو منیر نوں عادت پے گئی ہوئی اے اس کے دستر خوان پر کوئی مہمان نہ ہو تو اسے دستر خوان خالی خالی لگتا ہے - اور یہ پارٹی معمولی نہیں بلکہ بڑا پر تکلف کھانا کھا کر اپنے اگلے سفر پر روانہ ہو جاتی اور یہ بھائی منیر کا ہر روز کا معمول بن گیا ہوا تھا باہر وسیع و عریض برآمدے میں کرسیاں بچھ جاتیں اور خوب قہقہوں سے بھرپور محفل جم جاتی جس میں ماضی کی یادیں تازہ کی جاتیں -

قانونی حق

ایک مرتبہ بھائی ناصر (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث) نے دہلی سے لاہور بذریعہ ٹرین سفر کرنا تھا آپ جب ریلوے اسٹیشن پر بھائی منیر کے ہمراہ پہنچے تو دیکھا کہ جس ڈبے میں ان کی سیٹ Reserve ہوئی ہوئی ہے اس پر انگریزوں اور ملٹری افسروں کا قبضہ ہے اور بھائی ناصر کی سیٹ پر بھی ایک افسر نے قبضہ کیا ہوا ہے - یہ غالباً 45ء کا واقعہ ہے جنگ کا زمانہ تھا اور انگریزوں کا دبدبہ اپنے عروج پر تھا بھائی منیر ڈبے میں داخل ہوئے اور اس انگریز افسر کو کہا کہ یہ سیٹ Reserved ہے اس نے بڑی حقارت سے جواب دیا "So What" بھائی منیر نے یہ سنتے ہی اسے ایسا زور کا مکہ مارا کہ وہ الٹ کر ساتھ والے بینچ پر جا گرا - آپ نے بھائی ناصر کا ہاتھ پکڑا اور انہیں سیٹ پر بٹھا دیا - باہر جا کر انہوں نے ریلوے کے Reservation گارڈ کو بلایا جو یہ سارا معاملہ دیکھ چکا تھا اور اسے وارننگ دی کہ اگر ان کو راستے میں کسی نے انگلی بھی لگائی تو میں لاہور پہنچ کر تمہاری ایسی مرمت کروں گا کہ زندگی بھر یاد رکھو گے - میں اسی گاڑی میں ساتھ Inter-Class میں سفر کر رہا ہوں - غرض بھائی ناصر خیر و عافیت سے لاہور پہنچ گئے -

خودداری

ان کی بیگم صاحبہ کی روایت کے مطابق بھائی منیر نے شادی کے بعد اپنے ابا جان کو خط لکھا کہ آپ نے مجھے تعلیم دلوادی ہے اور شادی بھی کر دی ہے - اب آپ کی ذمہ داریاں ختم ہو گئی ہیں آئندہ سے میں آپ سے اپنے اور بیوی بچوں کے اخراجات کے لئے کوئی رقم نہیں لوں گا وہ بتاتی ہیں کہ ہماری شادی کے بعد ہم پر بڑا سخت وقت آیا مگر انہوں نے کبھی بھی اپنے ابا جان سے روپے کی امداد نہیں مانگی اور امیر جماعت دہلی سے قرض لے کر Business شروع کیا اور اسی کی آمد سے ہمارا گزارا ہوتا تھا - اور اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے جہیز میں آئے ہوئے زیورات اور دیگر اشیاء فروخت کر دیں -

بھائی منیر دوستوں کی قدر کرنے والے اور دوستی نبھانے والے انسان تھے انہوں نے اپنے سکول اور کالج کے زمانے کے کئی ایک دوستوں کو جو مالی تنگی کا شکار تھے انہیں اپنی کمپنی میں بڑی معقول تنخواہ پر ملازم رکھا اور اس رشتے کو ان دوستوں کی وفات کے بعد بھی نبھاتے چلے گئے اور ان کے خاندان اور بچوں کی مالی امداد باقاعدگی سے کرتے رہے بھائی منیر کے حصے میں یہ سعادت بھی آئی کہ ان کے ایک غیر مبائع دوست خواجہ خلیل احمد جو کہ مکرم خواجہ کمال الدین صاحب کے بڑے صاحبزادے ہیں ان کے ساتھ بھائی منیر کے بڑے گہرے دوستانہ تعلقات تھے - انہوں نے بھائی منیر کے بیٹے مرزا نصیر احمد طارق کو خاص طور پر لاہور بلا کر وہ لحاف پیش کیا جو حضرت مسیح موعود کی آخری بیماری میں ان کے زیر استعمال رہا تھا اور وفات کے وقت بھی یہ لحاف آپ نے لیا ہوا تھا - خواجہ خلیل احمد صاحب کا یہ بیان تھا کہ ان کے والد نے ان کو بتایا تھا کہ جب بھی حضرت مسیح موعود لاہور میں تشریف لا کر قیام فرماتے تو یہی لحاف ان کے زیر استعمال رہتا تھا - خواجہ صاحب کی فیملی نے اس تبرک کو بڑے پیار اور احتیاط سے محفوظ رکھا ہوا تھا -

محترم مولانا محمد صدیق گورداسپوری صاحب

محترم مولوی محمد دین صاحب

محترم مولوی محمد دین صاحب شاہد ایک ہر دلعزیز اور فدائی مربی تھے - آپ نے ایک لمبی بیماری نہایت ہی صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کی اور بالآخر 9 مئی 2000ء کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے آپ کی بیماری کے دوران جب بھی میں ہسپتال یا گھر پر تیمارداری کے لئے گیا آپ یہی کہتے صدیق بھائی دعا کریں میرا خاتمہ بالخیر ہو -

آپ خاکسار کے ایک نہایت پیارے دوست بلکہ بھائی تھے 1940ء میں ہم نے اکٹھے مدرسہ احمدیہ قادیان سے اپنی دینی تعلیم کا آغاز کیا آپ ڈیرہ غازی خان کی بستی رندان سے تعلق رکھتے تھے جہاں ایک مخلص جماعت قائم ہے - آپ چونکہ ایک دیہاتی ماحول سے آئے تھے لہٰذا طبیعت میں سادگی اور ملنساری نمایاں تھی ہم دونوں کی طبیعت میں کچھ ہم آہنگی پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے اکٹھے اٹھنا بیٹھنا اور باہمی اخوت و محبت کا سلوک بڑھتا چلا گیا میں چونکہ اپنے گھر محلہ دارالیسر میں رہائش رکھتا تھا اور آپ بورڈنگ میں لہٰذا آپ کا ہمارے گھر آنا جانا رہتا اور میں بھی اکثر جب بیت المبارک میں نماز کے لئے آتا تو آپ سے ملاقات کرتا - آپ ایک محنتی طالب علم تھے -

ہم نے 1947ء میں مدرسہ احمدیہ کی ساتویں جماعت پاس کی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا جو اس وقت دارالانوار کی ایک کوٹھی میں تھا اور استاذی المکرم مولانا ابوالعطاء صاحب اس کے پرنسپل تھے -

اسی سال ہندوستان میں سیاسی کشمکش شروع ہو گئی جس کے نتیجہ میں بالآخر پاکستان کی ایک آزاد مملکت معرض وجود میں آئی اور احمدیوں کو بھی اپنا گھر بار چھوڑ کر پاکستان آنا پڑا چنانچہ 10 نومبر 1947ء کو جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلباء بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر ایک کانوائے کے ذریعہ قادیان سے لاہور آئے اور جامعہ احمدیہ حضور کے ارشاد پر پہلے لاہور - پھر چنیوٹ اور پھر احمد نگر میں جاری ہو گیا چنانچہ ہم دونوں نے یہاں بھی اکٹھے تعلیم جاری رکھی اور 1949ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا - اس وقت تک چونکہ وقف زندگی کی شرط نہیں تھی لہٰذا مولوی فاضل کے بعد بعض طلباء تو چلے گئے لیکن جنہوں نے خدمت سلسلہ کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا انہیں جامعہ احمدیہ میں ہی مربی کلاس میں داخل ہونے کے لئے کہا گیا چنانچہ خاکسار اور مولوی محمد دین صاحب اس کلاس میں داخل ہو گئے -

1950ء کے شروع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر مربی کلاس کے طلباء کو ربوہ بلا لیا گیا اور تحریک جدید کے کچے دفاتر میں مکرم وکیل التعلیم صاحب کے دفتر کے سامنے صفوں پر جامعۃ المبشرین کا آغاز ہوا جو بعد میں جلسہ سالانہ کے لئے تیار کردہ لنگر خانہ میں منتقل ہو گیا جو موجودہ دارالصدر غربی کی بیت القمر کے پاس تھا وہاں سے 1952ء میں ہم نے اکٹھے شاہد کا امتحان پاس کیا اور اسی سال خدمت سلسلہ کے لئے ہمارا تقرر ہو گیا خاکسار کو بیرون ملک سیرالیون جانے کا ارشاد ہوا اور مولوی محمد دین صاحب کو بعض دوسرے مربیان کے ساتھ اندرون ملک نظارت اصلاح وارشاد کے تحت خدمت سلسلہ بجالانے کی ہدایت ملی -

چنانچہ آپ کو خدا تعالیٰ نے ملک کے مختلف اضلاع گجرات - فیصل آباد - بہاولپور - رحیم یار خان' میرپور خاص اور آزاد کشمیر وغیرہ میں نہایت ہی اخلاص' محنت اور مستعدی کے ساتھ کامیاب خدمات سلسلہ کی خدا تعالیٰ نے آپ کو توفیق عطا فرمائی آپ ایک فدائی - بے لوث خدمت سرانجام دینے والے اور ہمہ وقت دعوت الی اللہ کے کام میں مصروف رہنے والے مربی تھے جس جگہ بھی رہے اپنے حسن اخلاق - ملنسار اور خدمت خلق سے سرشار طبیعت کی وجہ سے اپنوں اور غیروں کے دلوں میں عزت اور وقار پیدا کر لیتے - آپ ایک دعا گو' عبادت گزار اور صاحب رؤیا مربی تھے

خاکسار چونکہ بیرون ملک خدمات سرانجام دے رہا تھا میرے ساتھ ہمیشہ خط و کتابت رکھی حال احوال پوچھتے اور بتاتے رہتے جب بھی میں مرکز ربوہ میں آتا بڑے تپاک اور اخلاص بھرے جذبات کے ساتھ ملاقات کرتے جیسے کوئی دو بچھڑے ہوئے بھائی ملتے ہیں اپنے گھر بلاتے - میرے گھر آتے اور دیر تک باہمی گفت و شنید کا سلسلہ جاری رہتا -

آپ نے ایک لمبا عرصہ سندھ میں خدمت سلسلہ سرانجام دینے کی توفیق پائی جہاں آپ بہت مقبول تھے - اور آپ نے ذاتی مطالعہ کے ذریعہ ہومیو پیتھک علاج میں بھی دسترس حاصل کی اور اس کے ذریعہ آپ نے تعلقات عامہ میں ایک خاص مقام حاصل کر لیا خدمت خلق کا جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا غرباء کا اول تو علاج مفت کرتے اگر دوائی کی قیمت لیتے بھی تو بہت معمولی جس کی وجہ سے بہت سے غرباء اور نادار آپ کے علاج سے مستفید ہوتے جب آپ 31 اگست 1996ء کو ریٹائر ہوئے تو آپ کی خدمات وقف جدید کے سپرد کر دی گئیں اور آپ معلمین کو پڑھانے لگے آپ کے تربیت یافتہ معلمین اب ملک کے کئی ایک مقامات پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں کچھ عرصہ آپ آنریری طور پر بھی یہ خدمت سرانجام

باقی صفحہ 4 پر

تبصرہ

شہدائے احمدیت حصہ اول یا آئینہ حقائق

از سید سلیم شاہجہانپوری صاحب

صفحات: 474
مطبع: شاہد پرنٹنگ سروسز کراچی
قیمت: 250 روپے

مکرم ابوالعارف سید سلیم شاہجہان پوری صاحب کسی متعارف کے محتاج نہیں۔ نظم اور نثر دونوں میدانوں میں ان کا قلم رواں دواں رہتا ہے۔ جماعتی اخبار ورسائل میں ان کے رشحات قلم شائع ہوتے رہتے ہیں۔ موصوف بفضلہ تعالیٰ قلم کے دھنی ہیں حالیہ کتاب کا نام انہوں نے شہدائے احمدیت حصہ اول یا آئینہ حقائق رکھا ہے۔ اس کتاب کی تیاری کے ضمن میں انہوں نے جب تمہیدی ابواب رقم کرنے شروع کیے تو وہ اتنی طوالت اختیار کر گئے کہ وہ الگ کتاب کی شکل اختیار کر گئے۔ چنانچہ فاضل مصنف نے اس کتاب کو حصہ اول قرار دیا اور شائع کر دیا۔ باقی تفاصیل دوسرے حصے میں شامل ہونگی۔

اس کتاب میں فاضل مصنف نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے احمدیت کے بارے میں مواد جمع کیا ہے۔ ابتداء میں حضرت مسیح موعود کے حالات، سوانح اور سیرت کے جستہ جستہ موضوعات قلم بند کئے گئے ہیں۔ اس موضوع پر تین ابواب رقم کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد قبل از تقسیم برصغیر ہندوستان میں مسلمانوں کی زبوں حالی کی داستان بیان کی گئی ہے جس کے بعد قائداعظم محمد علی جناح کا تصور پاکستان اور عملی طور پر پاکستان کی حالت بیان کی گئی ہے۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود کی بعثت کے بارے میں خدائی نشانات از قسم کسوف وخسوف کا بیان ہے۔ باب ششم میں پاکستان کے قیام کے ابتدائی حالات وواقعات حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی خدمات اور 1953ء کے دور ابتلاء مارشل لاء کے نفاذ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ باب ہفتم بھی 1953ء کے دور ابتلاء کی مزید تفاصیل پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد آٹھویں باب میں جماعت احمدیہ کے خلاف سابق صدر جنرل ضیاء الحق کی کارروائیوں کی تفاصیل درج ہیں۔ نویں باب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے مباہلہ کا چیلنج اور اس کی کامیابیوں کا تذکرہ ہے۔ دسویں باب میں جماعت احمدیہ کی عالمگیر کامیابیوں اور گیارھویں باب میں جماعت احمدیہ کے خلاف آرڈی ننس کا تذکرہ ہے۔

تمام مواد نہایت دلچسپ حوالوں سے مزین ہے اور جماعت احمدیہ کی تاریخ کے نہایت اہم ابواب کی نقاب کشائی کرتا ہے۔ فاضل مصنف کی محنت اور عرق ریزی قابل داد ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے آمین۔ (ی۔س۔ش)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کار پرداز۔ربوہ

مسل نمبر 33709 میں Enung Nurhayati زوجہ مکرم Udun Abdur Achman Kana پیشہ ٹیچر عمر 46 سال بیعت 22-11-1970 ساکن تاسک ملایا انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 21-11-1996 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1- 100 Bata (1400 m2) مالیتی -/20000000 روپے-2- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے-3- گھریلو اشیاء وغیرہ مالیتی -/800000 روپے- کل جائیداد مالیتی -/20811000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/321500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ Enung Nur Hayati انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Udun Abdur Achman گواہ شد نمبر 2 Anis- Surahman پسر موصیہ

مسل نمبر 33710 میں Titih Kartina زوجہ مکرم A. Kastidja پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت 1977ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 6-6-1997 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- دو عدد پلاٹ مالیتی -/10000000 روپے- اور حق مہر -/5000 روپے- کل جائیداد مالیتی -/10005000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/50000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ Titih Kartina ساکن تاسک ملایا مغربی جاوہ انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 A.Kastidja خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 Tedi Ridwan پسر موصیہ

مسل نمبر 33711 میں Dadang Momon Ahmad ولد مکرم Budiman Ma. Mon پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت 1972ء ساکن تاسک ملایا جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-6-1996 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- ورکشاپ برقبہ 40 مربع میٹر واقع Cicariang Kawalu تاسک ملایا جابر انڈونیشیا مالیتی -/5.000.000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/275.000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا -اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد Dadang Budiman ساکن تاسک ملایا جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Momon Ahmad Ma,Mon والد موصی گواہ شد نمبر 2 Enop Abdul Manan تاسک ملایا انڈونیشیا

مسل نمبر 33712 میں Tri Yuliarsih زوجہ مکرم Ir. Munadi پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت 1976ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-1-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- زیورات طلائی وزنی 23 گرام مالیتی -/1500.000 روپے- اور حق مہر دس گرام سونا وصول شدہ مالیتی -/600.000 روپے- کل جائیداد مالیتی -/2.100.000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/50.350 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ Tri Yudi Arsih Jin SMP. No.5 Purwokerto Selatan Jateng انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Ir. Munadi وصیت نمبر 24025 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 Moh. Dala, il Martawitana وصیت نمبر 29913

مسل نمبر 33713 میں A.Kastija ولد مکرم Anhupi پیشہ آرمی پنشنر عمر 57 سال بیعت 1964ء ساکن تاسک ملایا جاوہ برات انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 6-4-1996 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- مکان مع زمین برقبہ .....مربع میٹر واقع Kamp Sukamaju, Ds. Urug Kawulu تاسک ملایا جابر انڈونیشیا مالیتی -/15.000.000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/565.000 روپے ماہوار بصورت پنشن آرمی مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد A.Kastija Kampung Sukamaju Ds.Urug Kawalu تاسک ملایا جاوہ برات انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Enpp Abdul Manan تاسک ملایا انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Tedi Ridwan S/O Akastidja تاسک ملایا انڈونیشیا

اطلاعات واعلانات

"ہیپاٹائٹس بی" سے بچاؤ کے لئے ویکسین

فضل عمر ہسپتال میں مورخہ 22-11-2001 بروز جمعرات بوقت 8.00 بجے صبح تا 4.00 بجے شام ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کے لئے انجکشن لگائے جائیں گے۔ یہ کیمپ صرف ایک دن کے لئے لگایا جا رہا ہے۔ گزارش ہے کہ جو احباب انجکشن لگوانا چاہتے ہوں وہ مورخہ 22-11-2001 کو ہسپتال رابطہ کر کے انجکشن لگوالیں۔ ضرورت پڑنے پر انجکشن لگانے والا عملہ افطاری کے بعد ہسپتال میں ہی دستیاب ہوگا۔
(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف سندھ جام شورو نے مندرجہ ذیل ماسٹرز، بیچلرز پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

بیچلرز پروگرام B.Pharm' BS(iT)
BCSH- BPA- B.Com.

ماسٹر پروگرام:- ایم -اے' ایم ایس سی' M.Com MBA' M.P.A میں کا اعلان کیا ہے۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 نومبر 2001ء ہے۔
مزید معلومات کے لئے ڈان 15-11-2001
(نظارت تعلیم)

اعلان دارالقضاء

(مکرم ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب بابت ترکہ مکرم ڈاکٹر عبدالغفور صاحب)

مکرم ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبدالغفور صاحب آف پبی ضلع پشاور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 4/1 باب الابواب ربوہ برقبہ ایک کنال ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) مکرم ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب (بیٹا)
(2) محترمہ طیبہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(3) محترمہ طفیل بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔
(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مدرسۃ الحفظ کی تقریب

مدرسۃ الحفظ کے سالانہ ڈنر کی تقریب مورخہ 13 نومبر 2001ء بروز منگل پونے آٹھ بجے رات منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ مدرسۃ الحفظ کے بچوں کے علاوہ کثیر تعداد میں بزرگان وعہدیداران سلسلہ نے شرکت فرمائی۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب انچارج شعبہ کمپیوٹر الفضل کے بھائی مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب دارالفتوح ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 13 نومبر 2001ء کو بیٹی سے نوازا۔ لیکن اسی روز سے نومولودہ میر پور کے ہسپتال شعبہ انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم خالد محمود مجید صاحب مربی سلسلہ کا بیٹا فیضان احمد واقف نو جس کی عمر 4 ماہ ہے اپنی پیدائش کے بعد سے ہی مسلسل بیمار ہے۔ اس کے پھیپھڑوں میں شدید انفیکشن ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں پہلے بھی زیر علاج رہ چکا ہے۔ اب حالت بہت زیادہ بگڑنے کے باعث دوبارہ ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ احباب سے بچے کی کامل شفایابی کے لئے اور صحت و سلامتی والی درازی عمر کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم ضیاء الحق صاحب بابت ترکہ مکرم شمس الحق صاحب)

مکرم ضیاء الحق صاحب ابن مکرم شمس الحق صاحب ساکن مکان نمبر 1/2 (ب) دارالصدر شمالی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 4/20 دارالرحمت شرقی ربوہ رقبہ دو کنال میں سے نصف یعنی ایک کنال ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ ان کا یہ حصہ میرے اور میرے بھائی مکرم اعجاز الحق صاحب کے نام منتقل کردیا جائے۔ ہمارا کوئی اور بہن بھائی نہ ہے۔
بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔
(ناظم دارالقضاء ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

قندوز اور قندھار میں شدید لڑائی

افغانستان کے شمالی شہر قندوز اور مشرقی شہر قندھار پر ابھی تک طالبان کا قبضہ ہے۔ امریکی طیاروں نے قندوز پر اس ہفتے کی شدید ترین بمباری کی۔ دریں اثناء قندھار کا کنٹرول ملا عمر کے قریبی ساتھی کمانڈر نے سنبھال لیا۔ قندوز پر امریکی بمباری کے نتیجے میں 70 سے زائد طالبان ہلاک ہوگئے۔ دوسری طرف قندوز میں طالبان نے پیشکش کی ہے کہ اگر اسامہ کے وفادار عرب اور غیر ملکی مجاہدوں کو شہر سے نکل جانے کی اجازت دی جائے اور اقوام متحدہ کی فوجیں تعینات کی جائیں تو وہ شہر چھوڑنے کو تیار ہیں۔ اوزگان میں طالبان اور شمالی اتحاد میں شدید لڑائی جاری ہے۔

شمالی اتحاد مذاکرات پر رضامند

کابل میں برہان الدین ربانی کی زیر صدارت ایک اہم اجلاس میں جس میں جنرل فہیم' ڈاکٹر عبداللہ اور دیگر وفاقی وزراء اور حکام نے شرکت کی' افغانستان کی موجودہ صورتحال' اقوام متحدہ کی وسیع البنیاد حکومت کے قیام کی کوششوں اور لویہ جرگہ سمیت دیگر امور پر بھی تفصیلی غور وخوض کیا گیا۔ دریں اثناء اقوام متحدہ کے نمائندے نے کابل میں شمالی اتحاد میں شامل مختلف گروپوں سے مذاکرات کا پہلا مرحلہ مکمل کرلیا۔

کنٹرول لائن پار کرنے سے گریز نہیں کریں گے

بھارت کے وزیر مملکت برائے داخلہ آئی ڈی سوامی نے کہا ہے کہ آزاد کشمیر حاصل کرنا بھارت کا آئینی حق ہے۔ آزاد کشمیر میں دہشت گردی کے کیمپ ختم کرنے کے لئے کنٹرول لائن عبور کر سکتے ہیں افغانستان میں دہشت گردی ختم کرانے کے بعد عالمی برادری کشمیر میں دہشت گردی ختم کرانے کے لئے بھارت کا ساتھ دے۔

سیاف کے جہادی مرکز پر بمباری

امریکی طیاروں نے پاک افغان سرحد طورخم سے چھ سات کلومیٹر دور شمالی اتحاد کے رہنما اور اتحاد اسلامی افغان کے سربراہ عبدالرب رسول سیاف کے سابق جہادی مرکز پر دوسرے روز بھی بمباری کر دی جس سے ننگرہار کی نئی انتظامیہ کے مزید 8 افراد شہید اور 30 زخمی ہوگئے۔

برطانیہ کا مزید 6 ہزار فوج افغانستان بھجوانے کا اعلان

برطانیہ نے اعلان کیا ہے کہ 6 ہزار برطانوی کمانڈوز افغانستان جانے کیلئے سٹینڈ بائی ہیں۔ برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کے ترجمان نے لندن میں اپنے بیان میں ان اطلاعات کی تردید کی ہے کہ شمالی اتحاد کے اعتراضات کے باعث برطانوی کمانڈوز کی تعیناتی میں تاخیر ہوگئی ہے۔ اس سے قبل 100 رائل میرین کمانڈوز بگرام ائرپورٹ پر اترے تھے تا کہ ہزاروں کمانڈوز کی آمد کی راہ ہموار کی جاسکے۔

یہاں طالبان ہیں نہ اسامہ

طورخم پر تعینات ایک فوجی کا کہنا ہے کہ وہ حیران ہے کہ امریکی طیارے شمشاد آباد پر کیوں بمباری کر رہے ہیں کیونکہ اس علاقے میں طالبان ہیں اور نہ ہی اسامہ کے ساتھی یہاں موجود ہیں۔

حکومت میں طالبان کی شمولیت کا سوچنا بھی مشکل ہے

امریکی قومی سلامتی کی مشیر کنڈولیزا رائس نے کہا ہے کہ افغانستان کی مستقبل کی وسیع البنیاد حکومت میں طالبان کی شمولیت ایک بڑا کٹھن مسئلہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ فی الحال ان کی شمولیت کے بارے میں سوچنا بھی بہت مشکل نظر آتا ہے۔ وہ این بی سی ٹیلی ویژن کو انٹرویو دے رہی تھیں۔ سی این این کے مطابق انہوں نے یہ بھی کہا کہ افغانستان میں ایک وسیع البنیاد حکومت مستحکم افغانستان کے لئے ضروری ہے۔

کابل جانے والے پانچ مغربی صحافی قتل

کابل جانے والے پانچ غیر ملکی صحافیوں کو جلال آباد اور کابل کے درمیان راستے میں سرجوبی کے مقام پر نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ جلال آباد میں مقیم باقی غیر ملکی صحافیوں میں سراسیمگی پھیل گئی۔ ننگرہار صوبہ کی انتظامیہ نے مزید صحافیوں کے کابل جانے پر پابندی لگادی ہے۔ مرنے والوں میں دو صحافیوں کا تعلق برطانوی ادارے رائٹرز' دو کا سپین اور ایک کا اٹلی سے ہے۔

طالبان کو جنیوا اجلاس میں نہ بلانے کا فیصلہ

افغانستان میں وسیع البنیاد حکومت کے قیام کے سلسلہ میں اقوام متحدہ نے 24 نومبر کو جنیوا میں افغان گروپوں کے اجلاس میں شرکت کے لئے افغانستان کے سابق سربراہ ظاہر شاہ' پاکستان میں موجود افغان گروپوں کے اتحاد العمل فار پیس اینڈ یونیٹی کے نمائندہ پیر سید گیلانی' شمالی اتحاد کے نمائندہ برہان الدین ربانی کو دعوت دے دی ہے۔ جنیوا کے افغان مذاکرات میں طالبان کو دعوت نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

افغان حکومت کا قیام اور ہمسایہ ملک

افغانستان میں نئی حکومت کے بارے میں علاقے کے ملکوں کی دلچسپی میں اضافہ ہوگیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق افغانستان کے ہمسایہ ممالک افغانستان کی آئندہ حکومت کے بارے میں زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور مختلف افغان دھڑوں کے ساتھ رابطوں کے علاوہ آپس میں بھی بات چیت کر رہے ہیں۔

افغانستان میں تین سال کے اندر الیکشن کرانے کا فیصلہ

اقوام متحدہ کے اعلیٰ سفارت کار فرانس وینڈرل نے خیال ظاہر کیا ہے کہ تین سال کے عرصہ میں افغانستان میں عام انتخابات کرادیئے جائیں گے۔ افغانستان کے مستقبل کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے انہوں نے برطانوی اخبار گارڈین کو کابل میں بتایا کہ مجھے جنگ زدہ افغانستان کے بارے میں سخت پریشانی لاحق ہے۔ کیونکہ تمام بین الاقوامی برادری نے افغانستان کے ماضی اور حال کے بارے میں سبق سیکھا ہے۔ اور اس مرتبہ دنیا زیادہ جوش وخروش سے افغانستان کی تعمیر نو پر توجہ دے گی۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 20 نومبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 14 اور زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

☆ بدھ 21۔ نومبر غروب آفتاب: 5-10
☆ جمعرات 22۔ نومبر طلوع فجر: 5-17
☆ جمعرات 22۔ نومبر طلوع آفتاب: 6.40

ایٹمی پروگرام اور کشمیر کاز کو بچا لیا صدر جنرل

مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان کا دہشت گردی کے خلاف عالمی اتحاد میں شمولیت کا فیصلہ اصولی تھا اور اس کے پیچھے بنیادی مفادات کارفرما تھے۔ وہ سندھ کے ضلعی ناظمین سے خطاب کر رہے تھے جنہوں نے ان سے اسلام آباد میں ملاقات کی۔ انہوں نے کہا امریکہ میں 11 ستمبر کے حملوں کے بعد ہم نے بہترین قومی مفاد میں فیصلہ کیا تا کہ پاکستان کی سلامتی اور اس کے بنیادی مفادات کا تحفظ کیا جا سکے۔ پاکستان کی یکجہتی و سالمیت سب سے اہم ہے جبکہ ہم نے اپنے بنیادی مفادات یعنی ایٹمی پروگرام اور کشمیر کاز کو بچا لیا ہے۔

حالات پاکستانی معیشت کے حق میں ہیں

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان کو عالمی اتحاد میں شمولیت کے فیصلے سے سفارتی فوائد بھی ملے ہیں اب وہ مرکزی مقام پر کھڑا ہے۔ ہم بین الاقوامی برادری کا حصہ ہیں اور اپنا مناسب کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہمیں اقتصادی فوائد بھی ملے ہیں۔ ہم تین مقاصد کے لئے کوشاں ہیں قرضوں میں ریلیف بجٹ، پروگرام کے لئے امداد اور مارکیٹ تک رسائی۔ ہم صحیح راستہ پر ہیں اور حالات پاکستانی معیشت کے حق میں جا رہے ہیں۔ وہ سندھ کے ناظمین ضلع سے بات چیت کر رہے تھے۔

امریکہ نے پاکستان کے دونوں ایٹمی سائنسدان طلب کر لئے

امریکہ نے پاکستان کے دو ایٹمی سائنسدانوں بشیر الدین اور چوہدری عبدالمجید کو مزید تحقیقات کے لئے پاکستان سے مانگ لیا ہے۔ نہایت ذمہ دار ذرائع کے مطابق ان دونوں سائنسدانوں کے ڈیڑھ ہفتہ قبل مسلسل پوچھ گچھ کے بعد ان کے گھروں کو واپس بھجوا دیا گیا تھا۔ تاہم ان کو تحقیقاتی ادارے ایک بار پھر اپنے ساتھ لے گئے جس کے بعد وہ اب تک لاپتہ ہیں اور ان کا اپنے گھروں سے کوئی رابطہ نہیں۔ دونوں سائنسدانوں اور ان کے ساتھیوں کی اولین حراست کے بعد ہی امریکہ نے انہیں اپنے حوالے کئے جانے کا مطالبہ کر دیا تھا جس کے جواب میں پاکستان نے سختی کے ساتھ نو کہہ دیا تھا لیکن افغانستان میں امریکہ کی حالیہ کامیابیوں اور طالبان کی پسپائی اور اخباری اطلاعات کے بعد کہ اسامہ کے پاس ایٹمی ہتھیار ہو سکتے ہیں۔ ان سائنسدانوں کو امریکہ کے حوالے کئے جانے کا مطالبہ زور پکڑ گیا ہے۔

انتہا پسندوں کی وجہ سے ملک کو سنگین مشکلات

ہیں صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ حکومت نے دہشت گردی کے خلاف عالمی برادری کا ساتھ دینے کا جو فیصلہ کیا تھا وہ ملک کے بہترین مفاد میں تھا۔ اکتوبر 2002ء میں عام انتخابات سے قبل ملک میں کوئی سیاسی تبدیلی آئے گی نہ ہی کوئی نیا سیٹ اپ سامنے لایا جائے گا۔ مساجد اور مذہبی مدارس کے ذریعے نفرت پھیلانے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔ منتخب عوامی نمائندے مذہبی ہم آہنگی اور رواداری کو فروغ دینے کے لئے موثر کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمیں معاشرے سے فرقہ پرستی کو ختم کرنا ہوگا۔ اور مساجد کو نفرت پھیلانے کے لئے نہیں بلکہ امن اور رواداری پھیلاؤ کے لئے استعمال کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مدارس اور مساجد کو چند افراد اپنے مضموم مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ تاہم یہ ناظموں کی ذمہ داری ہے کہ ان اہم اداروں کو صرف ان مقاصد کے لئے استعمال کو یقینی بنائیں جن کے لئے یہ قائم کئے گئے ہیں۔ نہ کہ نفرت اور انتشار پھیلانے کے لئے۔

واپڈا کے اداروں میں کروڑوں کی بے ضابطگیاں

ایڈہاک اکاؤنٹس کمیٹی نے واپڈا کے ذیلی اداروں ہڈالی سب یونٹ پروجیکٹ سرگودھا۔ ڈسٹری بیوشن لوڈ منیجمنٹ اور صوابی سکارپ مردان کے منصوبوں میں کروڑوں روپے کی مالی بدعنوانیوں سے متعلق چار ہفتوں میں تحقیقات مکمل کرنے اور کمیٹی کو رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی تھی۔ کمیٹی کا اجلاس چیئرمین ایچ یو بیگ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں کمیٹی کے ارکان کے علاوہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان، وزارت خزانہ وفاقی وزارت پانی و بجلی اور واپڈا کے حکام نے بھی شرکت کی۔ رپورٹ کے مطابق ہڈالی سب یونٹ پراجیکٹ سرگودھا میں مجموعی طور پر 61 کروڑ 95 لاکھ روپے سے زائد کی مالی بے ضابطگیاں کی گئیں۔ اسی طرح ڈسٹری بیوشن لوڈ منیجمنٹ میں بھی 30 کروڑ 35 لاکھ روپے سے زائد جبکہ صوابی سکارپ میں 4 کروڑ روپے سے زائد کی مالی بے ضابطگیاں کی گئیں۔

پاکستان افغانستان میں جلد انتقال اقتدار چاہتا ہے

امریکہ میں پاکستان کی سفیر ڈاکٹر ملیحہ لودھی نے کہا ہے کہ پاکستان افغانستان میں سفارتی اور سیاسی مراحل جلد طے ہوتے دیکھنا چاہتا ہے ایک امریکی ٹی وی چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم افغانستان میں ایسی صورتحال چاہتے ہیں جہاں افغان انتقال اقتدار کے بارے میں خود فیصلہ کر سکیں جبکہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے بھی 14 نومبر کو اپنا مطالبہ کیا تھا۔ پاکستان اور شمالی اتحاد کے بارے میں ایک سوال پر انہوں نے کہا کہ پاکستان کسی کا مخالف نہیں۔

پاکستان افغانستان سے بہتر تعلقات چاہتا ہے

وفاقی سیکرٹری اطلاعات انور محمود نے کہا ہے کہ پاکستان افغانستان میں قائم ہونے والی ہر حکومت سے بہتر تعلقات کا خواہاں ہے۔ شمالی اتحاد سے کوئی رابطہ نہیں ہوا۔ لیکن وسیع البنیاد حکومت میں شمالی اتحاد اور طالبان کی شمولیت ناگزیر ہے۔ حکومت کی پالیسی سے بھارتی سازشیں ناکام ہو گئیں۔ اور کشمیر کاز کو فائدہ پہنچا۔

سچی بوٹی ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
کی گولیاں
گول بازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

ہر قسم کی کڑھائی، نیز نلکی، بٹن دھاگہ سامان زری اور لیسوں کی مکمل ورائٹی کیلئے تشریف لائیں
صبہ بوتیک
ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر 211638

فری کمپیوٹر ٹریننگ آفر کے ساتھ
فائن آرٹس، ڈریس ڈیزائننگ (جدید سلائی)
انگلش لینگویج (بولنا، لکھنا، پڑھنا)، ہوم ڈیکوریشن
کمپیوٹر کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ کورسز میں
عنقریب ایکس کوکنگ کلاسز کا اجراء
بیکس
دارالرحمت شرقی الف ربوہ
فون: 213694

پروفیسر سعید اللہ خان ایم۔اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر، دمہ، کینسر، بلڈ پریشر، تپ دق، السر، ایگزیمہ، نرینہ اولاد، لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کے لئے رابطہ فرمائیں
38/1 دارالفضل ربوہ نزد چونگی نمبر 3۔ فون 213207

AMERICAN TRADERS (W.L.L)
UNITED ARAB EMIRATES

We are Supplying all Kind of secondhand textile machinery to South Asian-fareastren and middle eastern countries since two decades.
We have a full factory of lace machines (producing all kind of laces and net fabrics a great feasibilty. Big opportunity to set up this in African countries (quota free)
All G-8 Countries will support African Countries in the future. We can arrange every thing for you and invest with you if needed.
Please Contact-Shaker Ahmad
FAX: 00971-6-5334713 Mobile: 00971-50-63
Email: globaltm@ emirates.net. ae
Website: www.American-traders.co.ae

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61